رمضان کریم

کے دو متوازی پروگرام

دن کا روزہ
رات کا قیام

حافظ انجینئر نوید احمد حفظہ اللہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی (قرآن اکیڈمی) رجسٹرڈ

قرآن اکیڈمی، خیابانِ راحت، درخشاں، ڈیفنس فیز VI، کراچی فون نمبر: 021-35340022-23

www.quranacademy.com

استقبالِ رمضان المبارک

رمضان المبارک کی فضیلت

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَجَبٌ، قَالَ: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَ بَلِّغنَا رَمَضَانَ (مسند احمد، شعب الایمان)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب رجب کا مہینہ آتا تھا تو اللہ کے رسول ﷺ اس طرح دعا فرماتے ''اے اللہ ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا''۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں''۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰہِ عُتَقَاءٌ مِّنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان کے

مہینے کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں اور جنات جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے ایک بھی بند نہیں رہتا۔ اور ایک پکارنے والا پکار لگاتا ہے کہ اے خیر کے طالب آگے بڑھ (یعنی اور نیکیاں کر) اور اے شر کے شوقین باز آ (یعنی برائی کو چھوڑ دے)۔ اور اللہ کی طرف سے رمضان کی ہر رات جہنم سے آزادی دی جاتی ہے“۔

رمضان المبارک کی اھمیت

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ ؓ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ اٰخِرِ یَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ فَقَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُّبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَهٗ فَرِیْضَةً وَّ قِیَامَ لَیْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاہُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَةً فِیْهِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاہُ وَھُوَ شَھْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَ شَھْرُ الْمُوَاسَاةِ وَ شَھْرٌ یُزَادُ فِیْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِیْهِ صَائِمًا کَانَ لَهٗ مَغْفِرَةٌ لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَ کَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْءٌ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَیْسَ کُلُّنَا یَجِدُ مَا یُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَةً لَّا یَظْمَاُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْکِهٖ فِیْهِ غَفَرَ اللّٰہُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ (رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ماہِ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا۔ اِس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس مبارک مہینہ کی ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس مہینے کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں میں (قرآنِ حکیم کے ساتھ) قیام کو باعثِ اجر و ثواب بنایا ہے۔ جو شخص اس مہینے اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی غیر فرض عبادت (یعنی سنت یا نفل) ادا کرے گا تو اس کو دوسرے زمانہ کے فرضوں کے برابر اس کا ثواب ملے گا اور اس مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے زمانہ کے ستّر فرضوں کے برابر ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو (اللہ کی رضا کے حصول لئے) افطار کرایا، تو اس کے گناہوں کی مغفرت اور آتشِ دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے''۔ ہم نے آپ ؐ سے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان حاصل نہیں ہوتا تو کیا غرباء اس ثواب سے محروم رہیں گے؟ آپ ؐ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کے چند گھونٹ پر یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرا دے اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلائے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (یعنی کوثر) سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا (اس کے بعد آپ ؐ نے فرمایا) اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتشِ دوزخ سے آزادی ہے۔ جو آدمی اس مہینے میں اپنے غلام و خادم کے کام میں تخفیف و کمی کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت

فرمائے گا اور اس کو دوزخ سے رہائی اور آزادی دے دے گا‘‘۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ (بخاری)

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے، تاہم رمضان المبارک میں آپ ﷺ کی سخاوت میں اور زیادہ اضافہ ہو جاتا تھا۔ جب رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تھے اور آپ ﷺ اُن کے ساتھ قرآن کریم کا دورہ فرماتے تو آپ دوسروں کو بھلائی پہنچانے میں تیز چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ تیز ہو جاتے تھے‘‘۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُحْضُرُوا الْمِنبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: آمين، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: آمين فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمين، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ قَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ علیہ السلام عَرَضَ لِي فَقَالَ: بُعْدًا لِّمَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ: آمين، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بُعْدًا لِّمَنْ ذُكِرْتَ عِندَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ قُلْتُ: آمين، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بُعْدًا لِّمَنْ اَدْرَكَ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِندَهُ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ: آمين (مستدرك حاكم)

’’حضرت کعب بن عجرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو فرمایا: منبر کے پاس آجاؤ؟ ہم لوگ حاضر ہو گئے (آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے منبر پر جانے لگے) جب منبر کے پہلے درجے پر آپ نے قدم رکھا تو فرمایا: اٰمِین۔ پھر جب دوسرے درجے پر قدم رکھا تو فرمایا: اٰمِین۔ اِسی طرح جب تیسرے

درجے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا: اٰمِیْن۔ (پھر جو کچھ آپ کو فرمانا تھا فرمایا)۔ جب اُس سے فارغ ہو کر آپ منبر سے نیچے اُتر آئے تو ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آج ہم نے آپ سے ایک ایسی چیز سنی جو ہم پہلے نہیں سنتے تھے (یعنی منبر کے ہر درجے پر قدم رکھتے وقت آج آپ اٰمِیْن کہتے تھے، یہ نئی بات تھی)۔ آپ ﷺ نے بتایا کہ: جب میں منبر پر چڑھنے لگا تو جبرئیل امینؑ آگئے انہوں نے کہا کہ **تباہ و برباد ہو وہ محروم جو رمضان پائے اور اس میں بھی اس کی مغفرت کا فیصلہ نہ ہو** تو میں نے کہا اٰمِیْن۔ پھر جب میں نے منبر کے دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا: تباہ و برباد ہو وہ بے توفیق جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر آئے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے تو میں نے اس پر بھی کہا: اٰمِیْن۔ پھر جب میں نے منبر کے تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا: تباہ و برباد ہو وہ محروم آدمی جس کے ماں باپ یا اُن دو میں سے ایک اس کے سامنے بوڑھے ہو جائیں، اور وہ (ان کی خدمت کر کے جنّت کا مستحق نہ ہو جائے) اس پر بھی میں نے کہا: اٰمِیْن"۔

رمضان اور قرآن

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (البقرة:185)

"رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے کھلے دلائل ہیں۔ پس جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پائے وہ اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔

اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم تعداد پوری کرو اور اللہ نے تمہیں جو ہدایت بخشی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس کا شکر کرو“۔

روزہ کی فرضیت اور غرض و غایت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرة:183)

”اے وہ لوگوں جو ایمان لائے تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو سکے“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الْجُوْعَ وَالْعَطَشَ (نسائی، ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”کتنے ہی روزہ رکھنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے ان کے روزے میں سوائے بھوک پیاس کے کچھ بھی نہیں ہوتا“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جس نے روزہ رکھ کر بھی جھوٹی بات اور باطل کام نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو ایسے شخص کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَاِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”روزہ ڈھال ہے (جب تم

میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو) تو نہ اپنی زبان سے کوئی بری بات کہے اور نہ شور شرابہ کرے اور اگر کوئی اس سے بدزبانی یا لڑائی کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ دو مرتبہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں''۔

دو متوازی عبادتیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (متفق علیه)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے گئے اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے گئے اور جس نے شبِ قدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کیا تو اس کے (بھی) پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے گئے''۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ (بیهقی، مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن دونوں بندے کے حق میں سفارش کریں گے روزہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو دن میں کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو رات کو سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا اس کے حق میری سفارش قبول فرما چنانچہ دونوں کی سفارش قبول فرمائی جائے گی''۔

عظمتِ صیام

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ یُضَاعَفُ لَہُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ أَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ: اِلَّا الصَّوْمَ، فَاِنَّہٗ لِیْ وَأَنَا أَجْزِی بِہٖ یَدْعُ شَھْوَتَہٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ، وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ (ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ’’بنی آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے (ثواب کے اعتبار سے)۔ نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے سوائے روزے کے، کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا کیونکہ میرا بندہ میری وجہ سے اپنی خواہشات چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشی کے مواقع ہیں، ایک افطار کے موقع پر اور دوسرا جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ اور یقیناً روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے‘‘۔

عَنْ سَھْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُّقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ، یُقَالُ: أَیْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَیَقُوْمُوْنَ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْہُ اَحَدٌ (متفق علیه)

حضرت سہلؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’یقیناً جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ’’ریّان‘‘ ہے۔ قیامت کے روز اس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی بھی داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا کہ کہاں ہیں روزے دار؟ تو روزہ دار کھڑے

ہونگے (داخل ہونے کے لئے) ان کے علاوہ کوئی بھی داخل نہ ہوگا اور جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور پھر اس میں سے کوئی بھی داخل نہیں ہوگا''۔

عظمتِ قرآن

☆ فضیلتِ قرآن بزبان صاحبِ قرآن ﷺ

حضرت حارث فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مسجد میں گیا تو لوگ) دنیوی (باتوں میں مشغول تھے تو میں حضرت علی کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ اے امیر المومنین کیا آپ نہیں دیکھتے کہ لوگ) دنیوی (باتوں میں مشغول ہیں۔ حضرت علی نے پوچھا کہ کیا واقعی لوگ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ اس پر حضرت علی نے فرمایا:

اَمَا اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَاءُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِىْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ وَهُوَ الَّذِىْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَآءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَآءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِىْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِىْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا: اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِىْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ! مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ الدَّارِمِیُّ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں خبردار میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ

نے فرمایا: ’’آگاہ ہو جاؤ ایک بڑا فتنہ آنے والا ہے‘‘۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس فتنہ سے نجات پانے کا ذریعہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ کی کتاب‘ اس میں تم سے پہلی امتوں کے (سبق آموز) واقعات ہیں اور تمہارے بعد کی اطلاعات (یعنی اعمال واخلاق کے مستقبل میں ظاہر ہونے والے دنیوی واخروی نتائج) بھی ہیں اور تمہارے درمیان جو مسائل پیدا ہوں گے ان کا حکم اور فیصلہ (عادلانہ حل) موجود ہے، وہ فیصلہ کن کلام ہے (یعنی دنیا اور آخرت میں فیصلے اس کی بنیاد پر ہوں گے) اور وہ فضول بات نہیں ہے، جو سرکشی کی وجہ سے اس کو چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو توڑ کے رکھ دے گا اور جو کوئی قرآن کے بغیر ہدایت تلاش کرے گا اللہ اس کو گمراہ کردے گا (یعنی وہ ہدایتِ حق سے محروم رہے گا)۔ قرآن ہی اللہ کی مضبوط رسّی (یعنی اللہ سے تعلق کا مضبوط وسیلہ) ہے اور حکمت بھرا ذکر ہے اور وہی صراطِ مستقیم ہے، وہی حق مبین ہے جس کے اتباع سے خیالات کجی سے محفوظ رہتے ہیں اور زبانیں اس میں تحریف نہیں کرسکتیں (یعنی جس طرح پچھلی کتابوں کو محرّفین نے کچھ کا کچھ پڑھ کر ان کو تبدیل کردیا، اس طرح قرآن میں کوئی تحریف نہیں ہو سکے گی) اور علم والے کبھی اس کے علم سے سیر نہیں ہوں گے (یعنی قرآن میں تدبر کا عمل اور حقائق ومعارف کی تلاش کا سلسلہ ہمیشہ ہمیش جاری رہے گا اور کبھی ایسا وقت نہیں آئے گا کہ قرآن کا علم حاصل کرنے والے محسوس کریں کہ ہم نے علمِ قرآن پر پورا عبور حاصل کرلیا ہے بلکہ ان کے علم کی طلب اور بڑھتی جائے گی) اور وہ (قرآن) کثرتِ تلاوت سے کبھی پرانا نہیں ہوگا (یعنی جس طرح دنیا کی دوسری کتابوں کا حال ہے کہ بار بار پڑھنے کے بعد ان کے پڑھنے میں آدمی کو لطف نہیں آتا قرآن مجید کا معاملہ بالکل برعکس ہے یہ جتنا پڑھا جائے گا اور جتنا اس میں تدبر وتفکر کیا جائے گا اتنا ہی اس کے لطف ولذت میں اضافہ ہوگا) اور اس کے عجائب (یعنی دقیق ولطیف حقائق اور معارف/حکمت ومعرفت کے نئے نئے پہلو) کبھی ختم نہیں ہوں گے۔

قرآن کی یہ شان ہے کہ جب جنات نے اس کو سنا تو بے اختیار بول اٹھے:

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ

''ہم نے دل کو متاثر کرنے والا قرآن سنا ہے جو رہنمائی کرتا ہے بھلائی کی طرف، پس ہم اس پر ایمان لے آئے''۔

جس نے قرآن کے موافق/مطابق بات کہی اس نے سچی بات کہی اور جس نے قرآن پر عمل کیا وہ اجر و ثواب کا مستحق ہوا اور جس نے قرآن کے موافق فیصلہ کیا اس نے عدل و انصاف کیا اور جس نے قرآن کی طرف دعوت دی اس کو صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب ہوگئی''۔

☆ سب سے بڑی دولت : قرآنِ حکیم

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۞ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۞ (یونس:57-58)

''لوگو! تمہارے پاس رب کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔ کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ کے فضل اور اُس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں، یہ اُس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں''۔

☆ بہترین شخص کون؟

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَیْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور اُس کو سکھائیں''۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری)

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے افضل ترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور اُس کو سکھائیں''۔

☆ قرآنِ حکیم کی درس وتدریس کے لئے جمع ہونے کی برکات

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَ یَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِکَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ ''جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوکر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور آپس میں اسے سیکھتے اور سکھاتے ہیں تو ان پر سکون اور اطمینان کا نزول ہوتا ہے اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا تذکرہ اپنے مقربین کی محفل میں کرتا ہے۔

☆ فریادِ رسول ﷺ

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان:30)

''اور رسول ﷺ نے فرمایا کہ ''اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دینے کے لائق شئے سمجھا''۔

☆ قرآن سے اعراض کرنے والوں کا انجام

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا ۝ قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ۚ وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی ۝ (طٰهٰ 124-126)

''اور جس نے میرے ذکر (قرآن) سے اعراض کیا تو یقیناً اس کا گزران (معیشت)

تنگ ہوگی اور قیامت کے دن اُسے اندھا کھڑا کریں گے۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کیوں کھڑا کیا جبکہ دنیا میں تو میں خوب دیکھتا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ اسی طرح تیرے پاس ہماری آیات آئی تھیں لیکن تو نے انہیں نظر انداز کیا تو آج کے دن تجھے بھی نظر انداز کیا جائے گا''۔

صحابہ کرامؓ کی تراویح

1- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّهُ قَالَ وَقَدْ كَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ (موطا امام مالك)

حضرت سائبؓ بن یزید فرماتے ہیں کہ امام (ہر رکعت میں) وہ سورتیں پڑھتا تھا جن میں سوسو آیات ہوتی تھیں اور طویل قیام کی وجہ سے ہم اپنی لاٹھیوں پر سہارا لیتے تھے اور ہم فجر کے قریب واپس لوٹتے تھے''۔

2- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِيْ رَمَضَانَ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ الْفَجْرِ (موطا امام مالك)

''حضرت عبد اللہ بن ابی بکرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ جب ہم رمضان میں قیام سے لوٹتے تو خادموں کو جلد کھانا لانے کے لئے کہتے کہ کہیں فجر کا وقت نہ ہوجائے (اور سحری فوت ہوجائے)''۔

3- عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُوْلُ كَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِيْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ (موطا امام مالك)

''حضرت داوٗد بن حصینؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اعرجؒ کو یہ فرماتے سنا کہ رمضان میں امام سورۂ بقرہ آٹھ رکعت میں پڑھتا تھا اگر وہ بارہ رکعت میں پڑھتا تو لوگ

سمجھتے کہ اُس نے ہلکی نماز ادا کی‘‘۔

دورۂ ترجمہ قرآن کی مختصر تاریخ

قرآنِ حکیم کا مقصدِ نزول ہے ہدایت۔ اگر ہم قرآنِ مجید کو بغیر سمجھے ہوئے پڑھتے یا سنتے ہیں تو ہدایت کے حصول سے محروم رہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ محض تلاوت یا سماعت تلاوت کے ثواب کے مقابلہ میں نہ سمجھنے کا گناہ بڑھ جائے۔ نمازِ تراویح کے دوران قرآنِ حکیم کی تلاوت کو سمجھ کر سننے کے لئے محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بفضلہٖ تعالیٰ 1984ء میں دورۂ ترجمہ قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر چار رکعات تراویح سے قبل ان میں تلاوت کی جانے والی آیات کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان کردی جائے۔ اس سلسلہ سے دو فوائد حاصل ہوئے۔ قرآن حکیم کی ہدایت بھی واضح ہوئی اور رات کا ایک طویل حصہ قرآنِ حکیم کے ساتھ بسر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس سلسلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا۔ ابتداء میں صرف ڈاکٹر اسرار احمدؒ دورہ ترجمۂ قرآن کی خدمت انجام دیتے رہے۔ بعد میں اُن کے کئی شاگرد اس مبارک کام کے لئے تیار ہوگئے اور اُنہوں نے اس سلسلہ کو آگے بڑھایا۔ الحمدللہ! ہر سال یہ خدمت انجام دینے والے مدرسین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ سلسلہ اب پاکستان کے کئی شہروں میں کئی برس سے جاری ہے۔ کراچی میں اس کا آغاز ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے 1986ء میں کیا تھا۔ رفتہ رفتہ یہ سلسلہ ترقی کرتا چلا گیا۔

قرآنِ کریم سے ہمارا تعلق

ذرا سوچیے! جس قرآن سے ہماری دنیا اور آخرت کی فلاح وابستہ ہے اس قرآن کے ساتھ ہمارے موجودہ تعلق کی کیا کیفیت ہے؟

– ریشمی جزدان میں لپیٹ کر رکھنا

- بچیوں کو جہیز میں دینا
- مرنے والے کے سرہانے پڑھنا
- باہمی اختلافات کی صورت میں اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے قرآن اٹھانا
- عدالتوں میں قسم کھانے کے لئے استعمال کرنا
- پریشانی کے وقت فال کھولنے کے لئے استعمال کرنا
- آفات اور بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے پڑھنا
- حسنِ قرأت کی محافل منعقد کرنا
- حصول ثواب اور ایصالِ ثواب کی غرض سے تلاوت کرنا

قرآن مجید کے حقوق

قرآنِ حکیم سے ہمارا اصل تعلق کیا ہونا چاہیے؟ آیئے اس حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں دیکھتے ہیں:

عَنْ عُبَیْدَةَ الْمُلَیْکِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ آنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَافْشُوْهُ وَتَغَنَّوْا بِهٖ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا (بیہقی)

حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے قرآن والو! قرآن کو اپنا تکیہ اور سہارا نہ بنالو، بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو خوش الحانی سے پڑھا کرو اور اس میں تدبر کرو امید رکھو کہ تم اس سے فلاح پاجاؤ گے اور اس کے ثواب کے حوالے سے جلدی نہ کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عظیم ثواب (اپنے وقت پر) ملنے والا ہے''۔

ہر مسلمان پر قرآن مجید کے درج ذیل پانچ حقوق عائد ہوتے ہیں:

(1) قرآن مجید پر ایمان لانا
(2) قرآن مجید کی تلاوت کرنا
(3) قرآن مجید کو سمجھنا
(4) قرآن مجید پر عمل کرنا
(5) قرآن مجید کی تعلیمات دوسروں تک پہنچانا

حرفِ آخر

زندگی کا سفر برق رفتاری سے جاری ہے۔ اس راہ میں شیطانی ہواؤں کے جھلسا دینے والے جھکڑ بھی ہیں۔ نفس کو بے تاب کر دینے والی خواہشیں بھی ہیں' آرزوؤں اور تمناؤں کے الجھا دینے والے جال بھی ہیں' گناہوں کے تباہ کر دینے والے حملے بھی ہیں اور آدمی کو غیر سنجیدہ' لاپرواہ اور نادان بنا دینے والی فضا بھی۔ ان تباہ کن قوتوں سے مقابلہ کرنے اور ان کے شر سے محفوظ رہتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے شب و روز کی اس گردش میں جگہ جگہ ایسے پڑاؤ مہیا کیے ہیں کہ آپ ان پر پہنچ کر بقیہ سفر کے لئے خود کو تازہ دم بنالیں۔ ہر طرح سے مسلح اور تازہ دم ہو کر اگلا سفر شروع کریں۔ آپ کے لئے رمضان ایک بار پھر یہ موقع لے کر آرہا ہے کہ آپ اپنی محنت و ریاضت سے اس مہینے میں اپنے آپ کو اس لائق بنالیں کہ سال بھر شیطان اور اپنے نفس سے جوانمردی سے نبٹ سکیں' خواہشات کو زیر کرنے میں ہمت اور حوصلہ سے کام لے سکیں۔ اور رمضان کے شب و روز کی عبادتوں سے اپنے اندر اتنی توانائی پیدا کرلیں کہ آسانی کے ساتھ بقیہ سفر طے کرسکیں۔ خدانخواستہ یہ قیمتی لمحے اگر یونہی ضائع ہوگئے اور آپ کچھ حاصل نہ کرسکے تو اپنی بے بسی' بے چارگی اور بے پناہ مشکلات کا اندازہ کیجئے۔ آنے والے گیارہ ماہ شیطان' اس کے لشکر اور نفس جیسے مکار دشمن کے تباہ کن حملوں کا تصور کیجئے۔ کیسے یہ سفر آپ بغیر کسی ڈھال کے طے کرسکیں گے۔ پھر یہ موقع گیارہ ماہ کی طویل گردش کے بعد ہی آپ کو میسر آسکے گا اور نا معلوم کون دورانِ سفر ہی اس موقع سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوجائیں گے۔ بقول شاعر :

اس آرزو کہ باغ میں آیا نہ کوئی پھول　　　　اب کہ بھی دن بہار کے یوں ہی گزر گئے

سمجھدار اور مبارک باد کے مستحق ہوں گے وہ لوگ جو اس مبارک موقع سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کر کے قلب و روح میں تازگی پیدا کر کے روزے رکھ کر تقویٰ کی ناقابل تسخیر قوت فراہم کر کے باقی ماندہ سفر شروع کریں گے۔ ان شاء اللہ جنت کی منزل انہی کی منتظر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک ماہ کے تمام روزے پورے پورے آداب کے ساتھ رکھنے اور اس ماہ کی فضیلتوں سے بھر پور حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مختصر تعارف

انجمن خدام القرآن (قرآن اکیڈمی) سندھ کراچی

ہر باشعور اور درد مند مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ مسلمانوں کے موجودہ زوال، انتشار، انحطاط اور زبوں حالی کی کیا وجہ ہے؟ اور اس پستی سے نکلنے کا کیا طریقہ ہے؟ اُمت کے کئی خیر خواہوں نے مسلمانوں کی موجودہ پستی کے اسباب بیان کئے ہیں۔ ان میں سے جس سبب پر قرآن حکیم، احادیثِ مبارکہ، اقوالِ صحابہ کرامؓ اور سلفِ صالحینؒ سے لے کر دورِ حاضر کے علمائے حق کی آراء اور مفسرینِ اسلام کا تجزیہ متفق نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ:

”مسلمانوں کا عروج وزوال قرآنِ مجید سے قربت یا اُس سے دوری پر منحصر ہے اور مسلمانوں کو موجودہ افسوسناک صورتِ حال سے نکلنے کے لئے قرآن حکیم سے اپنے تعلق کو زندہ اور مضبوط کرنا ہوگا۔“

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ بفضلہ تعالیٰ ایک طویل عرصہ تک تحریر وتقریر کے ذریعہ اُمت کو اس کی زبوں حالی کے اصل سبب یعنی قرآن حکیم سے دوری سے آگاہ فرماتے رہے اور اصلاحِ احوال کے لئے قرآن مجید کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیتے رہے۔ 1972ء میں موصوف نے اسی مقصد کے لئے ایک ادارہ ”مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور“ کے نام سے قائم کیا جس کے حسبِ ذیل اغراض ومقاصد طے کئے گئے:

☆ عربی زبان کی تعلیم وترویج

☆ قرآن مجید کے مطالعہ کی عام ترتیب وتشویق

☆ علومِ قرآنی کی عمومی نشر واشاعت

☆ ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم وتربیت جو تعلّم وتعلیم قرآن کو مقصدِ زندگی بنالیں اور

☆ ایک ایسی قرآن اکیڈمی کا قیام جو قرآن حکیم کے فلسفہ وحکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین سطح پر پیش کرسکے۔

مندرجہ بالا اغراض ومقاصد کے حصول کے لئے مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی اندرون وبیرون ملک کئی شاخوں کا قیام عمل میں آیا۔ ان ہی میں سے اوّلین شاخ ہے ”انجمن خدّام القرآن سندھ کراچی۔“

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کا قیام 1986ء میں عمل میں آیا۔ اس انجمن کے تحت 1991ء میں قرآن اکیڈمی کراچی قائم ہوئی اور اسی سال اکیڈمی میں تعلیمی وتدریسی سرگرمیوں کا آغاز ہوگیا۔ اب تک اس اکیڈمی میں قرآن فہمی کے سولہ (17) کورسز منعقد ہوچکے ہیں۔ بحمدللہ 1995ء میں کورنگی کے علاقے میں قرآن اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں تسلسل کے ساتھ خواتین کے لئے قرآن فہمی کا کورس جاری ہے۔ نومبر 2008ء سے اس مرکز میں "The Hope Islamic School" کے نام سے نرسری تا میٹرک اسکول کا آغاز کردیا گیا۔ منصوبہ ہے کہ اس اسکول میں جدید علوم کے ساتھ ساتھ طلباء وطالبات کو عربی گرامر، بنیادی دینی تعلیمات اور قرآن حکیم کا مکمل ترجمہ بھی پڑھایا جائے گا۔ بعدازاں بحمدللہ 2005ء میں انجمن کے تحت قرآن اکیڈمی یاسین آباد اور 2006ء میں گلستان جوہر مرکز کا قیام عمل میں آیا اور فوری طور پر دونوں مقامات پر بھی قرآن فہمی کورس اور دیگر تعلیمی وتدریسی سرگرمیوں کا آغاز ہوگیا۔ 2007ء میں لانڈھی کے علاقے میں قرآن مرکز کی تعمیر مکمل ہوئی اور یہاں بھی قرآنی تعلیمات کی تبلیغ کا آغاز ہوگیا۔ ان بڑے مراکز کے علاوہ شاہ فیصل کالونی، گلزار ہجری، ڈیفنس فیز 2 اور کراچی ایڈمن سوسائٹی میں بھی چھوٹے مراکز قائم ہیں۔ ان تمام مراکز میں مختلف دورانیہ کی عربی گرامر کلاسز کا انعقاد بھی صبح اور شام کے اوقات میں باقاعدگی سے جاری ہے۔ ہر سال موسم گرما کی تعطیلات میں طلباء وطالبات کے لئے دینی وتربیتی سمر کورسز منعقد کئے جاتے ہیں۔ دروس وترجمۂ قرآن کی ہفتہ وار محافل کا سلسلہ بھی بحمدللہ قائم ہے۔ شہر کراچی میں کئی مقامات پر رمضان المبارک کے دوران نمازِ تراویح کے ساتھ ترجمۂ قرآنِ حکیم کی محافل منعقد کی جاتی ہیں۔ سود کی حرمت، چہرے کا پردہ، خواتین کی عظمت، خلاصۂ مضامینِ قرآن، اہم دینی موضوعات، قواعدِ تجوید اور چند دیگر موضوعات پر تصانیف بھی مرتب کی گئی ہیں۔ عربی گرامر اور قواعد تجوید کی تدریس کے لئے ویڈیو کیسٹس، DVDs اور CDs بھی تیار کی گئی ہیں۔ قرآن اکیڈمی مدرسۃ البنات کے تحت خواتین کے لئے علیحدہ سے خواتین معلّمات کے زیرِ نگرانی ناظرہ قرآن کی تعلیم، عربی گرامر کی تدریس، ترجمۂ قرآنِ حکیم کی کلاس، سیرۃ النبی ﷺ کی تدریس اور ماہانہ درسِ قرآن کے سلاسل قائم ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ٥ (سورۃ الجمعہ:4)

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد، خدائے بخشندہ